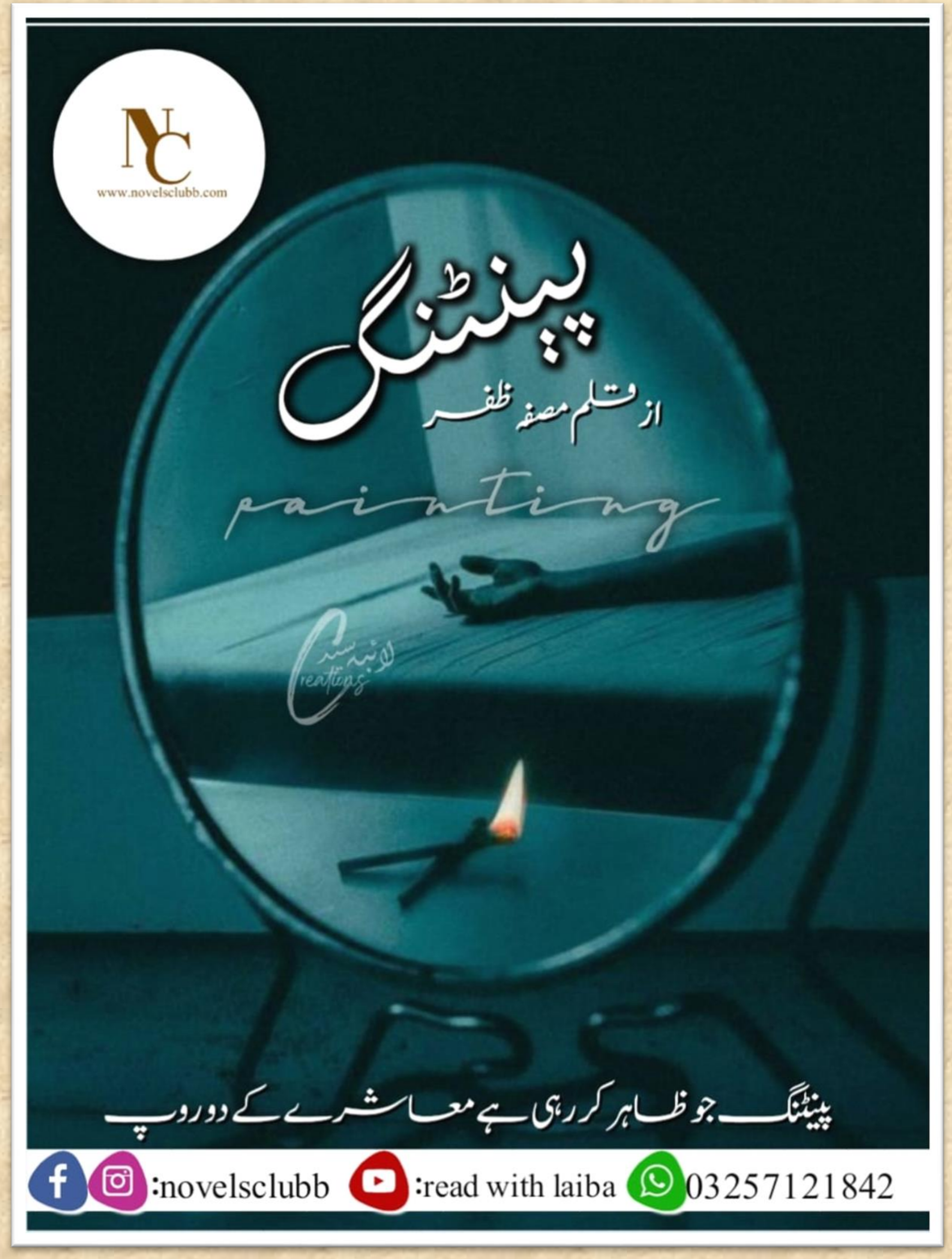
www.novelsclubb.com
پینٹنگ
از قلم مصفہ ظفر
painting
پینٹنگ جو ظاہر کر رہی ہے معاشرے کے دو روپ
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

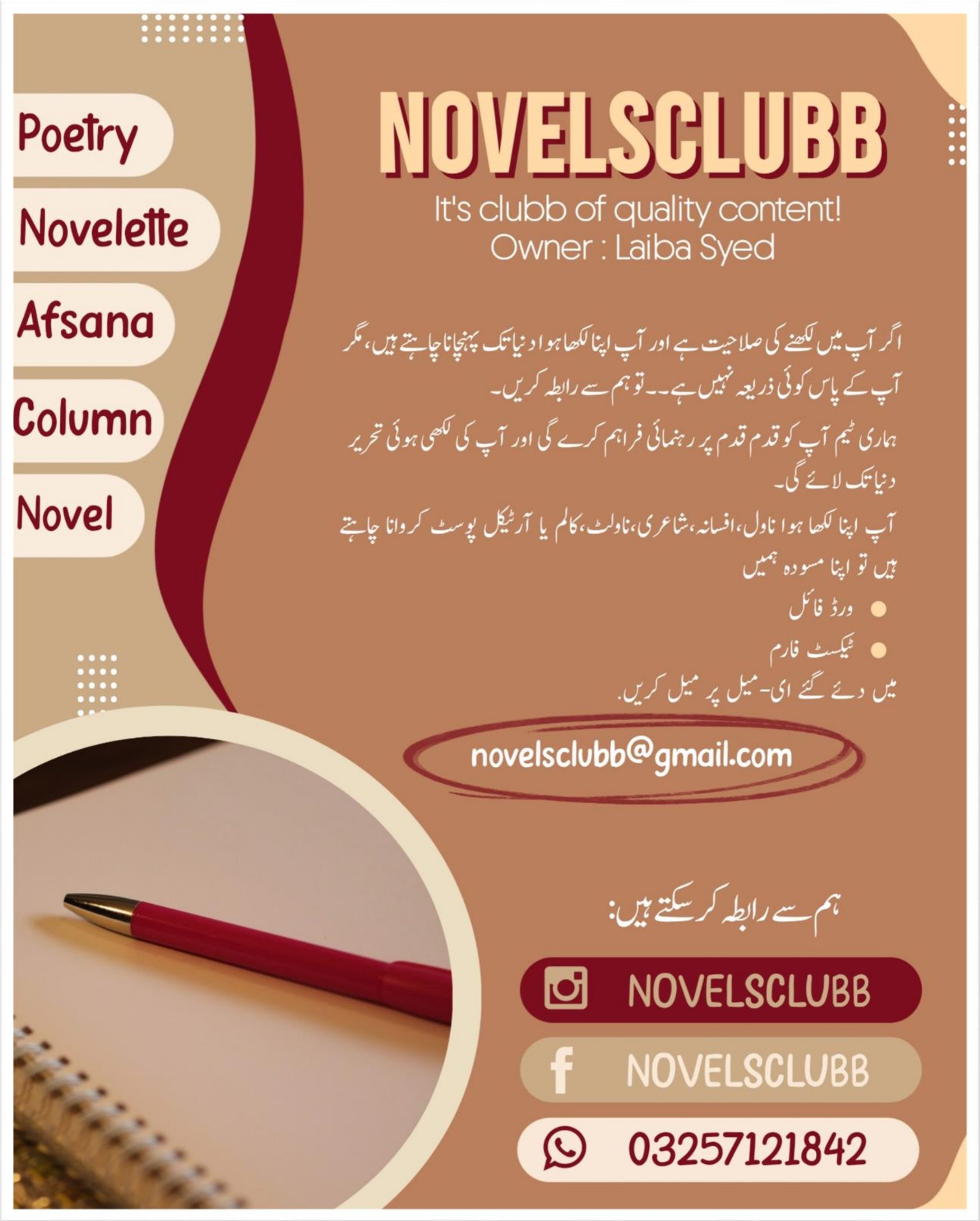
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

پینٹنگ

از قلم

مصفہ ظفر

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

پینٹنگ

بقلم مصفہ ظفر

مارچ کے مہینے کے ابتدائی دن، بہار کا موسم، پھول کھلے ہیں۔اور جیسے پیغام دے رہے ہوں۔

مایوس نہ ہو۔

جیسے خزاں کے بعد بہار آتی ہے۔

بالکل ایسے ہی تمہاری زندگی میں اس وقت وہ موجود اداسی اور ناامیدی دور ہو جائے گی

اور تمہاری زندگی میں بہار جیسے رنگ بھر جائیں گے۔

اور چہرے جو اداس ہو چکے ہیں۔

اک بار پھر کھل اٹھیں گے۔

اس وقت کالج میں کچھ کلاسز میں ٹیچرز لیکچر لے رہے تھے۔تو وہاں وہی کچھ کلاسز جن کا یہ آخری لیکچر فری تھا۔ کہی کچھ لڑکیاں ابھی تک کسی ٹاپک پر بحث کرنے میں مصروف تھیں۔اور کچھ کیفے ٹیریا میں کھانے پینے میں مصروف تھی وہاں ہی ایک ٹیبل پر بیٹھیں فائزہ

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور اریبہ جو اپنی بائیولوجی کیپریکٹیکل کاپی کو مکمل کرنے میں مصروف تھیں۔کیفے ٹیریا میں رش نہیں تھا۔اریبہ اور فائزہ ساتھ چپس کا پیکٹ ٹیبل پر رکھے وقفے وقفے سے ساتھ کھا رہی تھیں۔اریبہ جس نے اپنی پریکٹیکل کاپی بند کی اور ایک نظر فائزہ پر ڈالی جو ابھی بھی اپنا کام مکمل کرنے میں مصروف تھی۔

"لگتا ہے آج سارا کام کالج سے ہی کر کے جاؤ گی مجھ سے تو نہیں بن رہی یہ مزید"

فائزہ جو ہارٹ کا سٹر کچر بنانے میں مصروف تھی۔اریبہ کی طرف دیکھے بغیر کہنے لگی:

"یار! گھر ٹائم نہیں ملتا۔پہلے ہی بہت ٹیسٹ ہوتے ہیں گھر نہیں بنتی مجھ سے یہ پریکٹیکل کاپی۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اریبہ نے جب دیکھا کہ آج تو فائزہ سارا کام کر کے ہی دم لے گی تو اس کی نظر ٹیبل پر ایک طرف پڑی فائل پر پڑی جو فائزہ کی تھی۔فائزہ جس کو پینٹنگ کرنے کا شوق تھا۔فارغ وقت اس کا یہ ہی مشغلہ ہوتا تھا۔اریبہ نے کلائی میں موجود گھڑی کو دیکھا تو ابھی چھٹی میں بیس منٹ تھے۔

تو کرنے کو کوئی کام نظر نہ آیا تو فائزہ کی فائل اٹھائی اور اس کو کھول کر دیکھنے لگی۔اس نے چند پیپرز اس فائل سے نکالے۔اور ان کو دیکھنے لگی۔باری باری دیکھتی جاتی اور ہاتھ میں موجود پیپرز کے نیچے رکھتی جارہی تھی۔

ایک پینٹنگ کو دیکھا ایک سڑک بنائی ہوئی تھی۔جس کے ارد گرد کا علاقہ سیاہ تاریکی میں ڈوبا اور ایک طرف کو ایک بینچ بنایا ہوا تھا جس کے اوپر ایک لائٹ بنائی ہوئی تھی۔

اس کے پیج کے آخر میں فائزہ نے اپنا نام لکھا ساتھ اس پینٹنگ کے مکمل ہونے کی تاریخ بھی درج تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فائزہ جب بھی کچھ بناتی تھی اس کے آخر میں اپنا نام اور تاریخ ضرور لکھا کرتی تھی اب اریبہ جب ان پینٹنگ کو دوبارہ فائل میں رکھ رہی تھی۔تو فائل میں موجود کچھ پیپرز فائل سے نکل کر نیچے گر گئے نیچے جھک کر ان پیپرز کو اٹھاتے ہوئے تب اریبہ کی نظر ایک پینٹنگ پر پڑی۔اس نے اسکو اٹھایا اور دیکھنے لگی۔

ایک ہی پیج میں دو طرح کے منظر بنا رکھے تھے۔ایک طرف آسمان کو سیاہ بنایا ہوا تھا اور اس کی زمین پر گرے ہوئے خشک پتے اور زنجیریں بنا رکھی تھی۔

اسی پیج کے دوسری طرف ایک درخت بنایا ہوا اور اس کے ارد گرد ہلکی ہلکی سبز گھاس بنائی تھی۔ بہار کا منظر اس نے اس پیج کے ایک طرف بنایا ہوا تھا۔ خوبصورت پھول، درخت اور آسمان پر اڑتے پرندے، بادل خوبصورتی سے بنائے ہوئے تھے۔

اس نے پیج کے کنارے پر دیکھا جہاں فائزہ نے نام تو لکھا تھا پر تاریخ درج نہ تھی۔ شاید یہ ابھی تک مکمل نہیں ہوئی تھی۔

فائزہ کی طرف دیکھا جو ابھی بھی اپنے کام میں مگن تھی۔ تو اریبہ نے فائزہ سے پوچھنے لگی: "کیا یہ ابھی مکمل نہیں ہوئی ہے؟" اور ساتھ وہ اس پینٹنگ کو دیکھ رہی تھی نظریں ابھی تک اس کاغذ پر ہی جمی تھی۔

"نہیں"

یک لفظی جواب دیا اور اپنے کام میں مگن پریکٹیکل کاپی کو مکمل کرنے میں مصروف تھی۔ "پر مجھے یہ مکمل لگ رہی ہے اب اس میں مزید کیا بناؤ گی؟"

"اریبہ! کبھی کبھار مکمل نظر آنے والی چیزیں مکمل نہیں ہوتیں کیا پتہ جو چیزیں جتنی مکمل لگتی ہیں وہ اتنی ہی نامکمل ہو"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اور تم نے کیا سوچ کر یہ بنائی" یہ کہتے ہوئے اس نے فائزہ کو دیکھا۔فائزہ نے نظر اٹھا کر اریبہ کے ہاتھ میں موجود اس پیپر کو دیکھا "ابھی اس کو مکمل کرنا ہے۔پر یہ ٹیسٹ اور پریکٹیکل سے فرصت ہی نہیں ملتی۔"

"اچھا تو یہ بنانے کی کوئی وجہ تو ہو گی نہ تمہاری۔بتاؤ کیا سوچ کر بنائی ہے یہ۔"

"ہاں! وجہ تو ہے میں بس اس ایک تصویر میں معاشرے کے دو رخ دکھانا چاہ رہی تھی
"

"اور یہ جو". ساتھ اریبہ اس پینٹنگ میں موجود زنجیروں اور خشک پتے جو بنا رکھے تھے اس پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہہ رہی تھی۔"تم نے یہ سب کیا بنایا ہے؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تم بتاؤ تمہیں کیا لگ رہا ہے یہ؟"

پینٹنگ کو دیکھتے ہوئے ہی اریبہ نے کہا:"یہ زنجیریں خوف کی اور پابندی لگنے کی علامت لگ رہی ہے مجھے اور یہ خشک پتے مایوسی کی"

"واہ۔۔تمہاری نظر کمزور ہے پر اندازہ پھر بھی اچھا لگایا ہے۔مجھے تھا کہو گی ایک طرف جیل بنا رکھی ہے۔"یہ کہتے ہوئے فائزہ ہنس دی۔

اریبہ نے اب فائزہ کو دیکھا اور کہا:" نظر کمزور ہے دماغ کمزور نہیں میرا"

"اچھا اب غصہ نہ کرو میں نے مزاق میں کہا تھا۔"

اریبہ جو دوبارہ سے اس پینٹنگ کو دیکھنے لگی۔

تو فائزہ کہنے لگی۔"ہاں میں یہ ہی دیکھنا چاہ رہی تھی۔ہمارے معاشرے کچھ لوگ جو دوسروں کی باتوں کو اتنی اہمیت دیتے ہیں کہ ان کی خود کی کوئی رائے نہیں ہوتی۔لوگوں کی باتوں کو دل پر لے کر گھنٹوں روتے ہیں۔ان کا معاشرہ ان کو آگے بڑھنے نہیں دیتا۔ان کے خوابوں کو نہ سراہا جاتا ہے اور نہ ان کو حوصلہ دیا جاتا ہے اور وہ سہم کر ایک طرف کو ایسے ماحول میں رہ جاتے ہیں۔"فائزہ کا اشارہ خشک پتوں اور زنجیروں کی طرف تھا۔

"اور یہ اس طرف وہ ہے"اس پینٹنگ کے دوسرے حصے پر اشارہ کرتے ہوئے فائزہ نے کہا:"جو خود کو مضبوط بنا کر گرنے کے باوجود اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔وہ جان جاتے ہیں کس کی بات کو کتنی اہمیت دینی ہے۔ان کے کام کو سپورٹ اور ہمت بڑھنے والے لوگ موجود ہوتے ہیں"

فائزہ نے ایک نظر اس کے ہاتھ کو دیکھا جو ان خشک پتوں پر تھا اور پھر کہنے لگی:"یہ اس لیے کہ انسان کے ارد گرد کا ماحول انسان پر بڑا اثر ڈالتا ہے۔یہ چیزیں ماحول کو ظاہر کر رہی ہے۔اس طرف دیکھو"فائزہ نے اپنا ہاتھ پینٹنگ میں اس طرف رکھا جہاں موسم کو

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

خوشگوار بنانے کی کوشش کی گئی تھی۔"ایسے لوگ۔اتنے پر اعتماد کیوں ہوتے ہیں۔جانتی ہو؟"

اس کے جواب کا انتظار کیے بغیر فائزہ مزید کہنے لگی۔

"کیونکہ ایسے لوگوں کے ارد گرد ایسے لوگ موجود ہوتے ہیں جو اس کو بتاتے ہیں تم اچھا کر سکتی ہو۔ہم تمہارے ساتھ ہے۔اور یہ الفاظ آپکی فیملی کے کسی ممبر کے مطلب آپکی والدہ کے،والد کے،بہن کے اور بھائی کے یا ایک بہترین دوست کے ہو سکتے ہیں۔۔جو آپ کو بتاتا ہے تم یہ کر سکتی ہو کرو۔وہ ہمیشہ آپکا حوصلہ بڑھاتے ہیں۔"

"آج بھی بہت سی لڑکیاں موجود ہیں جو اپنے خوابوں کو پورا کر رہی ہے۔اور گھر والے سپورٹ نہیں کرتے"

"ار یہ مجھے نہیں لگتا انسان اکیلا کامیاب ہوتا ہے. کوئی سپورٹ ضرور اس کے ساتھ ہوتی ہے۔"چیزوں کو اٹھاتی ہوئی فائز بول رہی تھی۔"اور یہ اپنی کاپی یاد سے پکڑو چیزوں کو تم اکثر بھول جاتی ہو۔"

"ایسا نہیں ہے انسان کچھ نہیں بھولتا ہے وہ البتہ یہ ظاہر کرنے لگتا ہے کہ اس کو کچھ یاد نہیں۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اچھا تو تم بھی بھولنے کی اداکاری کرتی ہو کیا؟" یہ کہتے ہوئے فائزہ مسکرا دی۔

فائزہ نے اپنی کلائی پر پہنی گھڑی میں ٹائم دیکھا تو چھٹی کا ٹائم قریب تھا۔

"چلو ار یبہ ٹائم ہو گیا ہے۔" ساتھ چپس کا پڑا پیکٹ اٹھا کر کھانے لگی۔اور دونوں کیفے ٹیریا سے نکل کر اب گیٹ کی طرف جا رہیں تھیں

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP: